اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؕ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون ۹۱

خطبہ نمبر ۱۹

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

فی پرچہ ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZLQADIAN.

جلد ۲۷	۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق جلسے کئے جائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے تحریک جدید کے متعلق گزشتہ سال بھی اس زمانہ میں

ایک جلسہ

مقرر کیا تھا۔ اور اِس سال پھر میں اس کے متعلق ایک جلسہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے

۱۵ اگست ۱۹۳۹ء کی تاریخ

مقرر کرتا ہوں۔ (جمعہ میں اعلان ۳۰ جولائی کا کیا تھا۔ مگر اس تاریخ کو دعوت و تبلیغ کا مقررکردہ جلسہ ہے اس لئے تاریخ بدل دی گئی) جیسا کہ میں نے پہلی دفعہ بیان کیا تھا۔ ایسے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے مختلف محلوں میں اور مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے جلسے کرنے ضروری ہیں۔ اور ایسے کم سے کم تین جلسے ہونے چاہئیں۔ ایک عورتوں کا۔ ایک نوجوانوں کا۔ اور ایک بڑی عمر کے آدمیوں کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تینوں جلسے اس طرح ہوں۔ کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ہر جلسہ میں دوسرے لوگ بھی شامل ہوں۔ مثلاً نوجوانوں کے جلسہ میں یا بڑوں کے جلسہ میں علماء کی جو تقریریں ہوں۔ اگر پس پردہ عورتیں بھی ان کو سن سکیں۔ تو یہ نامناسب نہیں۔ بلکہ پسندیدہ ہے۔ لیکن چونکہ ہر طبقہ کے لئے اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے بعض مخصوص خیالات کا سننا اور سنوانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے

علیحدہ علیحدہ جلسوں کی تجویز

میں نے کی ہے۔ اور ان جلسوں کے آخر میں ۱۵ اگست کو ایک بڑا جلسہ ہو جس میں سب مرد۔ عورتیں۔ جوان بچے۔ بوڑھے شریک ہوں۔ بلکہ شہر کے علاوہ علاقہ کے احمدی بھی شامل ہوں۔ اور اس تحریک سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ بہت سے دوستوں کے وعدے تھے۔ کہ وہ جون یا جولائی تک اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ اس کے لئے سب جماعتیں تحریک کریں۔ کہ

سب وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں

تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں آخر جو رقم دینی ہے۔ وہ دینی ہی ہے۔ اور جو وقت پر یا وقت سے پہلے ادا کر دے۔ وہ ثواب کا زیادہ مستحق ہو جاتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ جو لوگ اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ آخری وقت پر وعدہ پورا کر دیں گے۔ وہ کبھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بالعموم ناکام رہتے ہیں اور ان کے کاموں میں سستی پیدا ہو جاتی ہے

وصیتیں

نمبر ۵۴۰۵:- منکہ چوہدری محمد انعام اللہ صاحب ولد چوہدری محمد اکبر علی صاحب قوم اینٹھر عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اکبر منزل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر مارچ ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد چالیس روپیہ ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد انعام اللہ احمدی ۲۳/۳/۳۹

گواہ شد:- اکبر علی بقلم خود والد موصی ۲۳/۳/۳۹

گواہ شد:- مولا بخش پنشنر محلہ دارالفضل قادیان ۲۳/۳/۳۹

نمبر ۵۴۰۲:- منکہ عنایت اللہ ولد فتح دین صاحب قوم شیخ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت قادیان محلہ بٹالوی دروازہ ایک مشترکہ حویلی کے کونہ میں ایک مکان ہے۔ جو مالیت کے لحاظ سے چھ سات سو روپیہ کا ہوگا جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمدنی پینتیس روپیہ ماہوار ہے۔ جس پر میرا اور میرے کنبہ کا گذارہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں۔ اپنی ماہوار آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس پر قائم رہنے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین جس قدر جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- عنایت اللہ قادیانی مدرس عربی محکمہ تعلیم پنجاب سکنہ بٹالوی گیٹ قادیان۔ گواہ شد:- فقیر عبد اللہ ولد فتح دین برادر حقیقی موصی سب انسپکٹر پولیس رخصتی ساکن قادیان۔

گواہ شد:- سید محمد سعید سلیم موصی ۲۷۱۶ ساکن قادیان حال وارد مغل پورہ

کراؤن بس سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۶ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں گدیاں۔ سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بھگوان سنگھ ولد پیارا رام ذات ٹکڑ سکنہ موضع سیٹ کھیوا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۷/۷/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۶/۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ احمد ولد شاہ محمد ذات دھرالا سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۷/۷/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶/۶/۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ذیابطیس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل۔ قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس معجون میں قدر رنگینی ہے کہ ذہن نہیں سرور اور بادیا دبھر کبھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں آنکھ مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر شل بہ رسالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ (عمہ)

نوٹ:- فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

هو الشافی

تریاق چشم (ممیرہ والہ) رجسٹرڈ

سرکاری اعلےٰ افسران سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سندات متعلقہ تریاق چشم غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لنڈن کے سند یافتہ سرکاری اعلےٰ افسر یعنی

لفٹنٹ کرنل ایس۔ ایم فاروقی۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی سپشلسٹ

چھاؤنی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں۔ (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور ککرے کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریق کے مطابق صاف اور ستھرا ہے"

۲۔ جناب خانبہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر

کیمل پور (نقل ترجمہ انگریزی) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے"

۳۔ جناب ڈاکٹر وصنیت رائے صاحب ورما۔ ایل۔ ایم۔ ایس ایل۔ ایم (ڈبلن) ایف۔ آر۔ آئی۔ پی۔ ایچ (لنڈن) پی سی۔ ایم۔ ایس

سول سرجن صاحب بہادر ڈگانگاؤں تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کا تریاق چشم اپنے ایک عزیز پر استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے کافی تسلی بخش فائدہ ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی ادھ تولہ سرمہ بذریعہ وی۔ پی۔ پارسل ارسال کریں"

۴۔ جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اسسٹنٹ سرجن جنہوں نے حال ہی میں ریڈیولوجی اور ایم۔ آر۔ سی۔ پی کی ڈگریاں

لنڈن سے حاصل کی ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

کئی دن سے ارادہ تھا۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ مگر رسول سے تبادلہ کی وجہ سے کئی دن ادھر ادھر پھرنا پڑا۔ اور اطمینان سے بیٹھ کر خط لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ میں نے آپ کا ارسال کردہ تریاق چشم رسول ہسپتال میں بہت سے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ واقعی بہت مفید ہے خصوصاً سرخی اور آنکھوں کی جلن دور کرنے میں بہت زود اثر ہے۔ اتنے تھوڑے تجربہ سے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کی دوائی ککروں کو جڑ سے دور کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ یا نہیں اور اگر رکھتی ہے۔ تو کتنے عرصہ کے استعمال کے بعد۔ مگر یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے۔ کہ جو مریض ککروں کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہو۔ آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی ہوں۔ پانی بہتا ہو۔ اور جلن اور سوزش ہو۔ اس کو آپ کی دوائی (تریاق چشم) کے ایک دو دن کے استعمال سے کافی فائدہ محسوس ہوگا۔

۵۔ جناب ڈاکٹر سید طفیل حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ بی۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ بیرون بھاٹی دروازہ لاہور (جو گورنمنٹ کے محکمہ میں اسسٹنٹ

کیمیکل اگزیمنر پنجاب بھی ہیں) تحریر فرماتے ہیں۔ "تریاق چشم" تیار کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات ایک خاکی رنگ کا پوڈر ہے جو امراض چشم کے لئے خصوصاً ککروں کے لئے نہایت زود اثر اور مفید ہے۔ لفٹنٹ کرنل ایس۔ ایم۔ اے فاروقی۔ ایم ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آئی سپشلسٹ سول سرجن صاحبان۔ اسسٹنٹ سرجن صاحبان انچارج ڈسپنسریاں اضلاع مختلفہ نیز کالج کے پروفیسران وانسپکٹر صاحبان محکمہ تعلیم وکلاء وجج صاحبان اور دیگر معززین اخبارات نے بھی اس کو آزمایا ہے۔ اور مفصلہ ذیل امراض چشم۔ دھند غبار۔ ککرے۔ خارش سرخی پلکوں کا گر جانا۔ وغیرہ وغیرہ میں مفید پاکر سرٹیفکیٹ مرزا صاحب موصوف کو دیئے ہیں۔ ہم نے ان سندات کو دیکھ کر اپنے مریضان چشم پر بطور آزمائش اس کو استعمال کیا اور اس کو امراض مذکورہ بالا میں نہایت مفید پایا۔ ذاتی طور پر ہم نے اس کو بجائے بورک ایسڈ کے اپنی آنکھوں میں استعمال کیا۔ جس سے ہم کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ آنکھیں جو کثرت کام کی وجہ سے بھاری رہتی تھیں۔ اس کے استعمال سے بالکل ہلکی اور صاف ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچوں کی آنکھوں کے لئے بھی بالکل بے ضرر ہے۔ اس کے اجزاء بعیر ہیں اور اس کو بڑی محنت سے نفیس طور پر تیار کیا گیا ہے۔ جس کے لئے مرزا صاحب مستحق مبارکباد ہیں۔ ہم یہ سرٹیفکیٹ بخوشی خود مخلوق خدا کی بہتری کے لئے مرزا صاحب موصوف کو دیتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں۔ کہ یہ سرمہ ہر گھر میں رہنا چاہیئے۔ اور آنکھوں کی تکلیف کے شروع ہی میں استعمال سے خطرناک امراض چشم کے حملہ سے بچاؤ ہو جائے گا۔ ہماری رائے میں اس کا ہر ایک گھر میں ہونا لازمی ہے۔

۶۔ جناب ڈاکٹر پنڈت اودھو رام صاحب پی سی۔ ایم۔ ایس

جو آجکل قائم مقام میڈیکل اگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور وصوبہ سرحد ہیں نے بھی بذات خود اپنے خاندانی بچوں پر آزمائش کے بعد اظہار مسرت فرمایا ہے۔ چونکہ بموجب قانون ان کے لئے سرٹیفکیٹ تصدیق لکھنا ممنوع ہے۔ اس لئے جو صاحب اپنی مزید تسلی کرنی چاہیں۔ وہ ان سے براہ راست تریاق چشم کے موثر ہونے کے متعلق دریافت فرما سکتے ہیں۔

نوٹ: ۱۔ موتیابند کے لئے مفید نہیں ۲۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ محصولڈاک وپیکنگ علاوہ ۳۔ ۸ رتی خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبئی ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی گورنمنٹ نے وائسرائے ہند کو ایک طویل مراسلت ارسال کی ہے جس میں لکھا ہے کہ ریاست حیدر آباد کی صورت حالات میں فوری مداخلت کریں۔

پیرس ۸ جولائی۔ فرانس کے وزیر اعظم نے مسٹر چیمبرلین کے مشورہ کے بعد الجیریا سے کچا لوہا جرمنی میں بھیجے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ جرمنی میں جو اسلحہ تیار ہوتا ہے۔ وہ زیادہ تر الجیریا سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

آگرہ ۸ جولائی۔ نام نہاد جمعیۃ العلماء کے ناظم مولوی محمد سعید صاحب کو یہاں مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۸ جولائی۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے پنڈت نہرو کو تار دیا ہے کہ میں "پرولسٹ ڈے" منانے کے سلسلہ میں فارورڈ بلاک کی پالیسی سے متفق نہیں ہوں۔ آپ سوشلسٹوں کو اس سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کریں۔

کلکتہ ۸ جولائی۔ علی پور سنٹرل جیل کے سیاسی قیدیوں نے نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر تمام سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا نہ کیا گیا۔ اور ان کو شہری حقوق نہ دیئے گئے۔ تو وہ بھوک ہڑتال کر دیں گے۔ چنانچہ آج بعد دوپہر انہوں نے ہڑتال کر دی۔ گاندھی جی کو ایک بنگالی عورت نے تار دیا تھا۔ کہ آپ بھی بھوک ہڑتال کر دیں۔ لیکن انہوں نے قیدیوں سے پر زور اپیل کی ہے کہ اس ہڑتال کو ترک کر دیں۔ اور مسٹر سرت چندر بوس پر اعتماد کریں جنہوں نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔

لکھنؤ ۸ جولائی۔ یو۔ پی پراونشل کانگرس کمیٹی نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی بات کو تسلیم کرانے کے لئے بھوک ہڑتال کرنا نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ اور آئندہ جو شخص ایسا کریگا اس کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی۔

ٹوکیو ۸ جولائی۔ سوٹیا ٹی کی بین الاقوامی بندرگاہ پر جاپان کے قبضہ کے بعد اس کی کسٹم کی آمدنی کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اس پر قبضہ کی تاریخ سے یہ آمدنی جاپان کو ملے گی۔

کلکتہ ۸ جولائی۔ حکومت بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں زرعی اجناس کی فروخت پر کنٹرول قائم کرنے کے لئے ایک بل پیش کرے گی۔ جو پنجاب کے مارکیٹنگ بل کی نوعیت کا ہوگا۔

شیلانگ ۸ جولائی۔ آسام کی کانگرسی گورنمنٹ نے جب سے ممانعت افیون کی مہم جاری کی ہے۔ قریباً ایک ہزار اشخاص اس عادت کو ترک کر چکے ہیں۔

شملہ ۸ جولائی۔ افغان گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص سو روپیہ سے زائد مالیت کے سکے یا افغانی نوٹ لے کر نہ افغانستان کی حدود سے باہر جا سکتا ہے۔ اور نہ اندر آ سکتا ہے۔

مستونگ ۸ جولائی۔ مستونگ میں قلات نیشنل پارٹی کانفرنس ہو رہی تھی۔ جس میں تعلیم نسواں پر زور دیا گیا بلکہ ان کو کانفرنس میں شریک کرنے کی تحریک بھی کی گئی۔ اس سے ناراض ہو کر ۲۰۰ بلوچوں نے جو لاٹھیوں۔ کلہاڑیوں اور بندوقوں سے مسلح تھے۔ جلسہ گاہ پر حملہ کر دیا۔ اور خیمے وغیرہ گرا دیئے بڑی مشکل سے حالات پر قابو پایا گیا۔ کانفرنس ملتوی کر دی گئی۔

قاہرہ ۸ جولائی۔ روس اور مصر کے مابین تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ چونکہ روس چاہتا تھا۔ کہ اس معاہدہ کو دونو ملکوں کے مابین سیاسی تعلقات کی استواری کا پیش خیمہ سمجھا جائے۔ اور مصر اس پر آمادہ نہ تھا۔ اس لئے گفت و شنید ختم کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۸ جولائی۔ مسٹر جناح کے ساتھ ملاقات کے سلسلہ میں مسٹر بوس نے ایک پریس نمائندہ سے کہا کہ میرے پاس کوئی بات نہیں۔ جو اس مرحلہ پر پریس کو دی جا سکے۔ اگر کوئی بات پبلک تک پہنچانے کی کبھی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو فوراً پہنچا دوں گا۔ فی الحال میں نے اس ملاقات کے متعلق گاندھی جی کو جملہ کوائف سے آگاہ کر دیا ہے

لنڈن ۸ جولائی۔ فرانس اور برطانیہ کی فوجی طاقت میں اتحاد و اشتراک پیدا کرنے کی غرض سے یہ تجویز کیا جا رہا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں دونوں ممالک کے ہوائی جہازوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۸ جولائی۔ یکم اگست سے صوبہ بمبئی میں امتناع شراب کی سکیم نافذ ہو رہی ہے۔ شراب کے تاجروں نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ اب تو ہم بھوکوں مر جائیں گے گاندھی جی نے کہا۔ آپ لوگ گھبرائیں نہیں میں کسی کو بھی بھوکا نہ مرنے دوں گا۔

لنڈن ۸ جولائی۔ مانچوکو اور بیرونی منگولیا کی سرحد پر دس میل کے رقبہ میں روسیوں اور جاپانیوں میں زبردست جنگ ہو رہی ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لائل پور ۷ جولائی۔ یہاں گندم ۵۹۱ ۔ ۳/۴/۲ سٹرہنی ۲/۳/۶ اور دڑہ ۲/۲/۶ ہے۔ گڑ ۷/۸/۰ اور شکر ۸/۸/۰ ہے۔ گھی ۳۸/۰/۰ نخود ۳/۰/۰ ارکاڑہ میں بنولہ خالص ۲/۶/۰ گوجرہ میں گھی ۳۸/۱۲/۰ اور نخود ۲/۱۳/۰ ہے۔ امرتسر میں سونا ۳۸/۱/۰ چاندی ۴۷/۸/۰ اور پونڈ ۲۳/۸/۰ ہے۔

لنڈن ۸ جولائی۔ برطانوی آبدوز کشتی تھیٹس میں جو لوگ غرق ہو گئے تھے۔ ان کے پسماندگان کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک ۵۴۰۰۰ پونڈ جمع ہو چکے ہیں

کانپور ۸ جولائی۔ یہاں فرقہ وارانہ فسادات کی کثرت کے خلاف بطور احتجاج اس حلقہ کے مسلم ممبر اسمبلی نے اپنی نشست سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

روم ۸ جولائی۔ اٹلی کا وزیر خارجہ کاؤنٹ سیانو جنرل فرینکو کی ملاقات کے لئے سپین گیا ہے۔

لکھنؤ ۸ جولائی۔ کاٹیج کی دستکاری کو فروغ دینے کے لئے یو۔ پی گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

شملہ ۸ جولائی۔ ہندوستان کے تاجروں کی طرف سے حکومت ہند کو درخواست کی گئی ہے۔ کہ جاپان کے ساتھ تجارتی گفت و شنید کرنے سے قبل پہلا معاہدہ منسوخ کر دیا جائے

دمشق ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ شام کے صدر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اس طرح حکومت فرانس کی طرف سے ترکی کو اسکندرونہ واپس کر دینے کے خلاف عملاً احتجاج کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک سیاسی چال ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس علاقہ کی واپسی کی تحریک شروع کر دی جائے اور ترکوں کو دینے سے فرانس کا مقصد یہ تھا۔ کہ یہ جنوز روس کے ساتھ معاہدہ میں ممد ہوگی۔ لیکن اب کہ اس کے امکانات کم ہو رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ شاید اس طرح حیلوں بہانوں سے اسکندرونہ کی واپسی کی تحریک بھی دوبارہ شروع کرائی جائے۔

لنڈن ۸ جولائی۔ یہودی پریس نے انتہائی صد مقتدر لیڈروں کی طرف سے "تم پر قتل حرام ہے" کے عنوان سے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اپنی قوم کو قتل و غارت گری سے روکا گیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ قتل خواہ عرب کا ہو یا انگریز بہر حال قابل مذمت ہے اور ہمیں اپنی منزل سے دور لے جانے والا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

جس طرح وہ لوگ جو اس انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ آخری وقت پر نماز ادا کرلیں گے۔ بسا اوقات محروم رہ جاتے ہیں وہ انتظار ہی کرتے رہتے ہیں اور سورج چڑھ آتا ہے۔ یا عصر کا وقت ہوتا ہے تو سورج غروب ہوجاتا ہے پس کوشش کرنی چاہیئے کہ

نیکی کو وقت پر ادا کیا جائے

اور نیکی کے معاملہ میں تعجیل سے کام لیا جائے۔ مَیں نے بارہا وہ مثال دی ہے کہ جب ایک مخلص صحابی باوجود تیاری جنگ کی طاقت رکھنے کے اس خیال سے تاخیر کرتے رہے کہ بعد میں تیاری کرلوں گا۔ لیکن بعد میں ایسے موانع پیش آگئے کہ نہ کرسکے۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ جہاد کے ثواب سے الگ محروم رہے۔ اور خدا اور رسول کی ناراضگی کے مورد علیحدہ ہوئے۔ حتیٰ کہ ایسے

تین صحابہ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بائیکاٹ

کیا گیا۔ ان کے عزیز ترین دوستوں نے ان کا بائیکاٹ کردیا۔ بلکہ بعض کی بیویوں نے بھی بائیکاٹ کردیا۔ اور مسلمانوں کا ان سے بات چیت کرنا تو الگ رہا۔ وہ ان کے متعلق کوئی اشارہ کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہؤا کہ انہوں نے

نیکی کرنے میں سستی سے کام لیا

حالانکہ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے پاس سامان موجود تھا۔ مگر صرف سستی سے کام لیا۔ اور کہا کہ مَیں تیاری کرلوں گا۔ سب سامان میرے پاس موجود ہے۔ تو جب کوئی شخص نیکی میں تاخیر کرتا ہے۔ تو اگر اس کے اندر

کبر اور خود پسندی

کا مادہ پیدا ہوجائے۔ تو بعد میں اللہ تعالےٰ اسے ثواب سے بھی محروم کردیتا ہے اور اگر یہ نہ بھی ہو تو بھی کم سے کم ثواب کے اتنے دن تو گئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کرتے اور اسے قرض دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو وہی بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرے اور اسے زیادہ نہ ملے۔ جس طرح کھیت میں بیج ڈالا جاتا ہے تو اس کے ایک ایک دانے سے ستر ستر دانے نکلتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص

دین کی راہ میں قربانی

کرتا ہے اسے ایک ایک کے ستر ستر بلکہ اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مگر بعض نادان اس امید میں رہتے ہیں کہ انہیں ایک کے ستر اسی دنیا میں مل جائیں۔ حالانکہ اس دنیا کی نعماء کی اخروی نعمتوں کے مقابلہ میں کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اگر یہاں ایک کے ستر بلکہ سات سو بھی مل جائیں تو وہ اتنے مفید نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ان کا اثر محدود ہوگا۔ اگر

انسان کی اوسط عمر

ستر سال بھی فرض کرلی جائے جو اس زمانہ میں ناممکن ہے۔ ہندوستان میں اوسط عمر تیس بلکہ ۲۷ سال سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر بفرض محال ستر سال بھی تسلیم کرلی جائے۔ تو یہ عرصہ اس لیے اور غیر محدود عرصہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہاں یہ نعمتیں کس کام آسکتی ہیں۔ اور اس

محدود عرصہ میں

ان سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی شخص سے کہا جائے۔ کہ تمہیں اس پڑاؤ پر آرام مل سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ جب تم منزل مقصو پر پہونچ جاؤ۔ تو تمہارے اور تمہارے بیوی بچوں کے لئے عمر بھر کے واسطے آرام کا انتظام ہوجائے۔ ان دونوں میں سے تمہیں کونسا آرام پسند ہے۔ تو ہر معقول انسان منزل پر پہونچکر عمر بھر کے آرام کو ترجیح دے گا۔ اور جب انسان کو ایک ایسی زندگی کے دور سے گزرنا ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم نے خالداً اور ابداً کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جولائی ۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل پونے تین بجے بعد دوپہر بذریعہ کار دھرمسالہ تشریف لے گئے حضور کے ہمراہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور مرزا خلیل احمد صاحب بھی گئے ہیں۔ آج بذریعہ تار دھرمسالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور معہ صاحبزادگان بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف اور سردرد علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گو ابھی اور آبلے بن رہے ہیں تاہم پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادگان مرزا وسیم احمد اور مرزا نعیم احمد تاحال بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

تو ایسی

ابدی اور خلود کی زندگی

کے آرام پر اس چند روزہ زندگی کے آرام کو ترجیح دینا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر پھر بھی بعض نادان قربانی کرنے کے بعد یہ امید رکھتے ہیں کہ انہیں اسی زندگی میں مالی صورت میں نفع ملے۔ اور جب وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ثواب کے کاموں سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسی چیز کو بدلہ قرار دیتے ہیں۔ جو درا صل بدلہ نہیں ہوتا حقیقت یہی ہے۔ کہ اگر کسی عاقل کے سامنے یہ بات رکھی جائے۔ کہ وہ اس چند روزہ زندگی کے بدلہ کو پسند کرتا ہے۔ یا آخرت کے غیر محدود انعامات کو۔ تو وہ ضرور

آخرت کے انعامات

کو ترجیح دے گا۔ جو لوگ اس دنیا کے بدلہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی مثال عقل کے معاملہ میں اس میراثی کی ہے۔ جو کسی واعظ کا وعظ سننے کے لئے چلا گیا۔ واعظ یہ کہہ رہا تھا کہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس نے یہ بات سنی تو واعظ سے کہا کہ آپ نے وعظ تو بڑا کیا ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اگر نماز پڑھیں تو کیا ملے گا۔ واعظ کو جلدی میں اور تو کوئی جواب نہ سوجھا۔ اس نے کہہ دیا کہ نماز پڑھنے سے نور ملتا ہے اس پر اس نے نماز شروع کردی۔ اور چار نمازیں پڑھیں۔ صبح کی نماز کے وقت سردی بہت تھی۔ اس نے سوچا کہ واعظ نے کوئی تیمم کا مسئلہ بھی بیان کیا تھا۔ سو اس وقت میں تیمم کرکے ہی نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اس نے تیمم کے لئے ہاتھ مارا تو اتفاقاً اس کے ہاتھ توے پر پڑے۔ اور اس نے وہی منہ اور ہاتھ پر پھیر لئے۔ اور یہ پانچ نمازیں پڑھنے کے بعد اس نے خیال کیا کہ اب مجھے نور مل گیا ہوگا۔ ذرا روشنی ہوئی تو اس نے اپنی بیوی کو جگایا۔ اور کہا کہ دیکھو کوئی نور آیا ہے۔ یا نہیں۔ بیوی نے اس کے چہرے کو دیکھا تو کہا یہ تو میں جانتی نہیں کہ نور کیا ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی کالی چیز ہوتی ہے تو پھر تو بہت ہے۔ میراثی نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ اور وہ چونکہ براہ راست توے پر پڑے تھے۔

اس لئے وُہ بہت زیادہ بسیار تھے اس نے کہا۔ کہ اگر تو نور کا لا ہی ہوتا ہے۔ تو پھر تو گٹھڑیں باندھ کر آیا ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کرکے اسی دُنیا میں بدلے کے منتظر رہتے ہیں۔ وُہ پانچ نمازیں پڑھنے کے بعد توقع رکھتے ہیں۔ کہ ان کے چہرہ پر نُور کے آثار ظاہر ہوں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اس دُنیا میں تو کسی نہ کسی طرح گزارا ہو ہی جاتا ہے۔ مگر وُہ

غیر محدود زندگی

جہاں تمام رشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ماں کو بیٹے سے اور بیٹے کو ماں سے۔ بیوی کو خاوند سے۔ خاوند کو بیوی سے۔ بھائی کو بھائی سے اور بہن کو بہن سے کسی مدد کی امید نہیں ہوسکتی۔ وہاں کس طرح کام چلے گا۔ جب ہر انسان خوف سے لرز رہا ہوگا۔ وُہ وقت ایسا ہوگا۔ جب کوئی کسی کا ساتھ نہ دے گا۔ اس وقت انسان کہے گا۔ کہ کاش کوئی چیز میرے خزانہ میں ہوتی۔ اور آج میرے کام آتی۔ جب انسان ترساں و لرزاں ہوگا۔ گھبرایا ہُوا ہوگا۔ ایسے وقت میں اگر خدا تعالےٰ کے فرشتے آکر کسی سے کہیں کہ یہ زادِ راہ تمہارے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تو یہ انعام زیادہ ہے۔ یا یہ کہ یہاں دین کی راہ میں خرچ کئے ہُوئے مال کے بدلہ میں ایک ایک کے ستر ستر مل جائیں۔ ہماری جماعت کے

جو لوگ چندہ دیتے ہیں

اس کی اوسط تین روپے فی کس بنتی ہے جسے ستر سے ضرب دی جائے تو دو سو دس روپیہ سال کے ہوتے ہیں۔ اور سترہ روپیہ چند آنے ماہوار ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی بڑا مال نہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے ایسے ہندوستانی موجود ہیں۔ جو لاکھ لاکھ اور دو دو لاکھ روپیہ ماہوار

کماتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان ایک گرا ہُوا ملک ہے۔ اس کے مقابلہ میں سترہ روپیہ کی حیثیت ہی کیا ہے۔ لیکن اگر اس معمولی سی رقم کی بجائے وُہ چیز مل جائے۔ کہ جس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہوسکتا۔ اور ایسی تکلیف کے وقت میں ملے۔ جب کہ ہر شخص ایک مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ اور کہے گا۔ کہ کاش میری دولت کا چوتھا حصہ لے لیا جائے۔ کاش نصف لے لیا جائے بلکہ ساری دولت میری لے لی جائے۔ اور اس انعام میں سے مجھے کچھ حصہ مل جائے۔ تو غور کرو۔ یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز کافر کہیں گے۔ کہ کاش ہماری ساری دولت لے لی جائے اور ہمیں کوئی ثواب بے شک نہ ملے مگر اس عذاب سے نجات مل جائے اور جن لوگوں کو ایک معمولی سی قربانی کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس ثواب کا وعدہ ہے۔ وہ اگر اس پر اس دُنیا کے معمولی نفع کو ترجیح دیں۔ تو ان کی نادانی میں کیا شک ہے۔ مگر کئی ایسے نادان ہیں۔ جو

معمُولی سی قربانی کرنے کے بعد

چاہتے ہیں۔ کہ اسی دُنیا میں ان کو نفع پہونچے۔ اور جب نہیں پہونچتا۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ دھوکا ہُوا۔ ہم سے قربانی کرالی گئی۔ مگر بدلہ کوئی نہیں ملا۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے۔ کہ استاد نے مجھ سے چار روپیہ فیس تو لے لی۔ مگر اس کے عوض مجھے دیا کچھ نہیں اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس نے جو علم سکھایا ہے۔ وُہ چار کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ جو طالب علم فیس کے بدلہ میں امید رکھتا ہے۔ کہ اسے استاد کی طرف سے روپیہ ملے گا۔ وُہ کبھی خوش نہیں ہوسکتا۔ اور اطمینان حاصل نہیں کرسکتا۔ لیکن جو یہ سمجھتا ہے کہ اس فیس کے بدلہ میں جو روپے ملتے ہیں

وُہ جیب میں نہیں۔ بلکہ دل میں ڈالے جاتے ہیں۔ وُہ شوق سے علم حاصل کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ دُنیا میں جو نفع حاصل ہوتا ہے۔ وُہ اس نفع کے مقابلہ میں جو آخرت میں ملتا ہے۔ کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔

پھر دُنیا میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بنک کو قبل از وقت ادائیگی کر دیتا ہے۔ تو اسے ڈسکاؤنٹ ملتا ہے۔ مثلاً اگر ۳۰- جولائی کو رقم واجب الادا ہے۔ اور وُہ ۳۰- جون کو ہی ادا کر دیتا ہے تو بنک اسے آٹھ آنے یا چار آنے سینکڑہ ڈسکاؤنٹ کاٹ کر بھیجے گا گویا اسے

قبل از وقت ادائیگی کا منافعہ

دے گا۔ یہی حال اللہ تعالےٰ کا ہے۔ جو شخص بروقت اور جلدی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا ڈسکاؤنٹ اس کو ضرور دیتا ہے

اگر بنک اپنے محدُود مال کے ساتھ ڈسکاؤنٹ ادا کرتا ہے۔ تو یہ کیونکر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص وقت سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے ڈسکاؤنٹ نہیں دے گا۔ وُہ دے گا۔ اور ضرور دے گا۔ مگر وُہ چاندی یا سونے کے سکّے میں نہیں ہوگا۔ بلکہ نُور اور برکت کی صورت میں ہوگا:۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے پاس لوگ گئے۔ اور کہا۔ کہ روم کا بادشاہ ہم سے جزیہ مانگتا ہے۔ دیں یا نہ دیں۔ ان کا مقصد اس سوال سے فتنہ پیدا کرنا تھا ان کا خیال تھا۔ کہ اگر آپ کہیں گے۔ کہ نہ دو۔ تو ان کو شرارت کا موقعہ مل جائیگا اور کہہ سکیں گے۔ کہ یہ حکومت کا باغی ہے اور اگر کہیں گے۔ کہ دیدو۔ تو پھر کہہ سکیں گے کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کا نبی اور یہود کا بادشاہ ہوں۔ یہ کیونکر صحیح ہے اپنی طرف سے انہوں نے بڑی چالاکی کی۔ اور سمجھا۔ کہ اس طرح آپ پکڑے جائیں گے

ہر جماعت میں ۳۰ جون کا خطبہ ۱۴ جولائی کے جمعہ میں سُنایا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰- جون ۳۹ء شائع ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر احمدیہ جماعت میں ۱۴- جولائی کے جمعہ کے دن یہی خطبہ سُنایا جائے۔ سُنانے کے بعد ہر جماعت کے کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے متعلق مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں کے جلسے منعقد کریں۔ اور تحریک جدید کے مطالبات بیان کئے جائیں۔ وُہ احباب جنہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے امتحان میں اپنے آپ کو معروف کر رکھا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وُہ ایسی کوشش کریں۔ کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدے ۱۵/ اگست ۳۹ء کے مشترکہ جلسہ سے پہلے پہلے مکمل طور پر پُورے کردیں جن احباب نے یہ وعدہ کیا ہو۔ کہ وُہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کردیں گے۔ انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ حضور کی اس جلسہ کی آخری تاریخ سے پہلے پورا ہو جائے۔ تاکہ ان کو وقت سے پہلے ادا کرنے کی وجہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو:۔

کارکن احباب کو ان ایام میں خصُوصیت کے ساتھ وعدوں کے وصول کرنے میں سرگرمی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ پس ہر جماعت اور براہ راست وعدے بھیجنے والے احباب تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کے سو فی صدی پُورا کرنے میں خاص جدوجہد فرمائیں:۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مگر آپ نے کہا کہ قیصر کیا مانگتا ہے۔ انہوں نے سکہ نکالکر دکھایا کہ یہ مانگتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس وقت بھی سکہ پر بادشاہ وقت کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور ہوتا ہوگا۔ آپ نے اس سکہ پر قیصر کی تصویر یا نشان دیکھا تو فرمایا کہ یہ قیصر کا ہے اس سے اسے دو۔ اور جو خدا کا ہے وُہ خدا کو دو۔ یعنی یہ روپیہ تو بنا ہوا ہی قیصر کا ہے یہ اسے دو اور اللہ تعالےٰ کا ٹیکس اطاعت کا ہے۔ وُہ اسے دو۔

اللہ تعالےٰ کے سکے

اور ہیں۔ اور وُہ انہی میں بدلہ ادا کرتا ہے۔ ہاں یہ علیٰحدہ بات ہے۔ کہ وُہ اپنے بندوں کی مشکلات کو دیکھ کر کبھی دنیوی نفع بھی ان کو دے دیتا ہے۔ اور اس دنیا میں بھی فضل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہزارہا احمدیوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں مکہ میں تھا اور کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ اسوقت آپ طالب علم تھے۔ طالب علموں کی ضروریات بھی محدود ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس وقت آپ کو دس پندرہ روپیہ کی ہی ضرورت تھی۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ میں نے دل میں کہا کہ کسی سے مانگوں گا نہیں۔ اور مصلی بچھا کر نماز پڑھنے لگ گیا۔ نماز کے بعد جب مصلیٰ اٹھا کر چلنے لگا۔ تو دیکھا کہ

مصلے کے نیچے ایک پونڈ

پڑا ہؤا تھا۔ اب چاہے وُہ پہلے ہی وہاں پڑا ہؤا ہو۔ چاہے اسوقت کسی کی جیب سے اچھل کر وہاں جا پڑا ہو اور چاہے فرشتوں نے رکھدیا ہو۔ بہر حال اللہ تعالےٰ نے آپ کی مشکلات کو دیکھ کر اس رنگ میں آپ کی مدد فرمادی۔ میں نے اپنا ایک واقعہ بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ ایک دفعہ میں سفر پر تھا۔ اور کسی روحانی تحریک کے ماتحت جس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ

یہاں ایک روپیہ مجھے ملے

ہم لوگ چلے جا رہے تھے۔ اور بعض احمدی میرے ساتھ تھے۔ سامنے ایک گاؤں تھا۔ اور کچھ لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے بتایا کہ اس گاؤں کا نمبر دار شدید مخالف ہے۔ اور وہی اپنے ساتھیوں سمیت کھڑا ہے۔ یہ لوگ احمدیوں کو مارتے ہیں حتیٰ کہ اپنے گاؤں میں سے کسی احمدی کو گزرنے بھی نہیں دیتے۔ میرے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا۔ کہ گاؤں کے باہر باہر چلنا چاہئیے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ کوئی گالی گلوچ کریں۔ ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ گاؤں نزدیک آگیا۔ جب میں اس نمبردار کے مکان کے قریب پہونچا تو وُہ دوڑ کر آگے آیا۔ اور ایک روپیہ پیش کیا۔ پہلے اللہ تعالےٰ نے جماعت کو سبق دلانے کے لئے ایک بات میرے دل میں پیدا کی۔ اور اپنی محبت کا تجربہ کرانے کے لئے میرے مونہہ سے سوال کرا دیا کہ روپیہ ملے۔ اور دوسری طرف جماعت کے دوستوں کو اسکا احساس کرایا۔ کہ یہ دشمنوں کا گاؤں ہے۔ اور پھر اس نشان کو اسی گاؤں کے سب سے بڑے مخالف کے ذریعہ پورا کرا دیا یہ خدا تعالےٰ کا ایک نشان تھا اور اس نے بتایا کہ ہم جب چاہیں اور جہاں سے چاہیں دلوا سکتے ہیں۔ مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

جب آپ باغ میں فروکش تھے ایک دفعہ آپ نے جبکہ میں بھی پاس تھا والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ آجکل مالی تنگی بہت ہے۔ لنگر خانہ کا خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بعض دوستوں سے قرض لیا جائے۔ اسی روز جب آپ ظہر یا جمعہ کی نماز کے لئے باہر گئے اور پھر نماز کے بعد واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ایک غریب آدمی جس کے کپڑے بھی پھٹے ہوئے تھے اس نے میرے ہاتھ میں ایک پوٹلی دی تھی۔ اس کے کپڑے اتنے پھٹے ہوئے اور بوسیدہ تھے کہ میں نے سمجھا اس پوٹلی میں چند پیسے ہوں گے۔ لیکن در اصل اس میں سوا دو سو روپے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی میرے دل میں قرضہ لینے کا خیال تھا مگر خدا تعالےٰ نے خود ہی ضرورت کو پورا کر دیا۔ تو بعض اوقات اللہ تعالےٰ دنیا میں بھی بندوں کی ضرورتوں کے لئے روپیہ مہیا کر دیتا ہے۔ چند سال ہوئے مجھے ایک

مکان کی تعمیر کے لئے روپیہ کی ضرورت

پیش آئی۔ میں نے اندازہ کرایا تو مکان کے لئے اور اس وقت کی بعض اور ضروریات کے لئے دس ہزار روپیہ درکار تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ جائداد کا کوئی حصہ بیچ دوں۔ یا کسی سے قرض لوں۔ اتنے میں ایک دوست کی چٹھی آئی۔ کہ میں چھ ہزار روپیہ بھیجتا ہوں اس کے بعد چار ہزار باقی رہ گیا۔ ایک تحصیلدار دوست نے لکھا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمیں دس ہزار روپیہ کی ضرورت تھی۔ اس میں سے چھ ہزار تو مہیا ہو گیا ہے۔ باقی چار ہزار تم بھیجدو۔ مجھے تو اس کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر آپ کو کوئی ذاتی ضرورت یا سلسلہ کے لئے درپیش ہو۔ تو میرے پاس چار ہزار روپیہ جمع ہے میں وہ بھیجدوں۔ میں نے انہیں لکھا کہ واقعی صورت تو ایسی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ہؤا ہے۔ گویا ضرورت مجھے تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے میرے مونہہ سے کہلوانے کے بجائے اس دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مونہہ سے کہلوا دیا۔ نہ اسے علم تھا کہ مجھے دس ہزار کی ضرورت ہے۔ اور یہ کہ اس میں سے کسی نے چھ ہزار بھیجدیا۔ اور اب صرف چار ہزار باقی ہے۔ اور نہ مجھے علم تھا کہ اس کے پاس روپیہ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے خود ہی تمام انتظام فرما دیا۔ تو بعض اوقات ایسے مواقع اللہ تعالےٰ خود ہی بہم پہونچا دیتا ہے۔ اس کے خاص بندوں کے لئے یہ صورت عام ہوتی ہے۔ اور عام بندوں کے لئے شاذ کے طور پر۔ لیکن سب ہی کے لئے

حقیقی نصرت

اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو روحانی طور پر آتی ہے۔ وُہ اس دنیا میں معرفت کے رنگ میں اور آخرت میں روحانی نعمت کی صورت میں آتی ہے۔ گو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس دنیا میں بھی بدلے ملتے ہیں مگر وہ اصل بدلہ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اکثر حصہ اگلے جہان میں ہی ملتا ہے۔ اور

اگلے جہان کے بدلہ کی قیمت

وہی جانتا ہے جو اسے سمجھتا ہے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ ناواں کی نگاہ میں وُہ حقیر چیز ہے مگر جو اس کی قیمت کو سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اس سے زیادہ قیمتی چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ یہی صحابہ جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ جنگ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک جنہیں مالی توفیق تو تھی۔ مگر شامل نہ ہونے سے تھے۔ ان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کے مقابلہ میں دولت کی کوئی قیمت باقی نہ رہ گئی تھی۔ اور انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے معاف کرے تو میں اپنی ساری دولت خدا تعالےٰ کی راہ میں دے دونگا۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی معافی کا اعلان فرمایا۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سنیٹ فلاور استعمال کیا کریں (رجسٹرڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو انہوں نے سب کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں دے دیا۔ حتّٰے کہ تن کے کپڑے بھی دے دیئے۔ اور خود قرض لے کر اور کپڑے بنوا کر پہنے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے مقابلہ میں ان کے نزدیک ساری دولت کی کوئی حقیقت نہ تھی؎

پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست کوشش کریں۔ کہ

وقت سے پہلے تحریک جدید کے وعدے پورے ہو جائیں

پھر اس کے دوسرے حصوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بھی بہت اہم اور ضروری ہیں۔ اور قومی کیرکٹر کو بنانے میں بہت ممد ہیں۔ مثلاً ایک ہی کھانا کھانا۔ سوائے دعوت کے موقعہ کے یا جمعہ یا عیدین کے موقعہ کے۔ تو جن حدود کے ساتھ اس کے دوسرے حصے مشروط ہیں۔ ان کو بھی پورا کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلانی ضروری ہے۔ اس تحریک کے دوسرے حصوں میں

ایک کھانا کھانا

اتنا اہم حصہ ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ اپنے اندر کس قدر وسیع فوائد رکھتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی نہایت اہم اثر پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ جب کانگرسیوں پر مقدمات دائر ہونے لگے۔ اور گاندھی جی بھی گرفتار ہوئے۔ تو انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ وہ اپنا

کوئی ڈیفنس پیش نہیں کرینگے

اور سب کانگرسیوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ عام لوگوں حتّٰے کہ انگریزوں نے بھی یہ سمجھا۔ کہ وہ ضد کرتے ہیں حالانکہ یہ ضد نہ تھی۔ بلکہ اتنی چھوٹی سی بات اپنے اندر بہت سے فوائد رکھتی تھی لیکن میرا خیال ہے۔ بہت سے کانگرسیوں نے بھی اسے نہیں سمجھا ہوگا۔ بات یہ تھی۔ کہ اگر دفاع کی اجازت ہوتی۔ تو گاندھی جی کے لئے تو ملک کے بہترین وکلاء مثلاً سر سپرو۔ اور مسٹر جیکر وغیرہ سب جمع ہو جاتے۔ لیکن جو غرباء گرفتار ہوتے ان کے دفاع کے لئے کوئی نہ جاتا گاندھی جی نے خیال کیا۔ کہ اس طرح بے چینی پیدا ہوگی۔ اور غرباء خیال کریں گے۔ کہ بڑے بڑے لوگوں کے لئے تو اس قدر انتظامات اور سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ مگر غرباء کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اور اگر سب کے لئے بڑے بڑے وکلاء پیش ہونا بھی چاہتے۔ تو نہ ہو سکتے۔ مقدمات تو سارے ملک میں چل رہے تھے۔ وہ ہر جگہ کس طرح پیش ہو سکتے تھے۔ اور اس طرح ان کی خواہش اور ارادہ کے باوجود شکوہ کا موقعہ باقی رہتا۔ گو وہ شکوہ کتنا ہی غیر معقول اور خلاف عقل کیوں نہ ہوتا۔ مگر لوگ یہی کہتے۔ کہ غرباء کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اور کثیر اخراجات کے باوجود شکایت باقی رہتی؎

ہم نے یہاں اپنے

مقدمات میں دفاع کی اجازت

دی تھی۔ اور گو ہم نے غلطی نہیں کی۔ بلکہ مصلحتاً ایسا کیا تھا۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس پر ہمارا کتنا روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ کسی میں سو، کسی میں دو سو۔ اور کسی میں چار سو روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ ہر مقدمہ میں کئی کئی گواہ پیش ہوتے ہیں کئی کئی پیشیاں ہوتی ہیں لیکن اگر ہم دفاع پیش نہ کرتے۔ تو ایک بھی پیسہ خرچ نہ ہوتا۔ پیش ہوتے اور کہہ دیتے۔ کہ جو کرنا ہے۔ کر لو۔ گاندھی جی نے بھی یہی کیا۔ اور اس سے سارے ملک میں شور مچ گیا۔ عام لوگوں نے خیال کیا۔ کہ بائیکاٹ کے لئے ایسا کیا ہے۔ حالانکہ ان کی غرض یہ تھی۔ کہ چھوٹے بڑے اور امیر وغریب کا کوئی سوال نہ پیدا ہو۔ اور روپیہ نہ خرچ ہو۔ ہزاروں لاکھوں مقدمات تھے۔ اگر روپیہ خرچ کیا جاتا۔ تو بے شمار خرچ ہو جاتا۔ اور پھر ملک میں بیداری بھی پیدا نہ ہوتی۔ اسی طرح

کھدر پوشی

ہے۔ یہ بھی ایسی ہی باتوں میں سے ایک ہے۔ کوئی کہے کہ اگر کھدر مفید ہے۔ اور یہ بھی سادہ کپڑوں کی تحریک کا حصہ ہے۔ تو تم اس تحریک پر کیوں عمل نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کا قانون اور ہے۔ اور ہماری شریعت اور ہے۔ گاندھی جی نے وہ تحریک کی۔ جو ان کے خیال کے مطابق ملک کے لئے مفید ہو سکتی تھی۔ اور میں نے جو تحریک کی۔ وہ اسلام اور سلسلہ کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر کی ہے۔ اس لئے ہماری تجاویز میں فرق لازمی ہے۔ میرے مدنظر اسلام کی شوکت اور سلسلہ کی ترقی ہے۔ اور گاندھی جی کے نزدیک ہندوستان کی ترقی ہے۔ دونوں کا علاج علٰحدہ علٰحدہ ہے۔ میں نے ایک کھانا کھانے سادہ کپڑے پہننے اور ہاتھ سے محنت کرنے کی جو تحریک کی ہے۔ یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ اپنے اندر اس قدر فوائد رکھتی ہیں۔ کہ ہر ایک پر اگر مفصل تقریر کی جائے۔ تو سینکڑوں گھنٹے کی جا سکتی ہے۔ اور اگر جماعت ان کو مدنظر رکھے۔ تو

قریب ترین عرصہ میں حیرت انگیز انقلاب

پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جماعت اس پر جتنا عمل کرتی ہے۔ اس کے اثرات بھی مشاہدہ کر رہی ہے۔ مجھے کئی رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ کہ دوسرے لوگ بھی اسے اختیار کر رہے ہیں کئی غیر احمدی امراء کے گھرانوں کی عورتیں ان تحریکات کو اپنے ہاں رائج کر رہی ہیں۔ اور اسے بہت پسند کرتی ہیں؎

پچھلے دنوں جب

چیف جسٹس صاحب

یہاں تشریف لائے۔ تو انہوں نے اس تحریک کا ذکر سنکر بہت پسند کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ کو چاہیئے تھا۔ میرے لئے بھی ایک کھانا تیار کراتے۔ میں نے کہا۔ مجھے آپکے عادات کا علم نہ تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں تو سادگی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ تو یہ تعلیم اتنی مفید ہے۔ کہ غیروں کو بھی اس کے فوائد نظر آ رہے ہیں۔ اور ہندوؤں سکھوں عیسائیوں۔ ایشیائیوں اور غیر ایشیائیوں سب کی توجہ خود بخود اس طرف مبذول ہوتی جا رہی ہے۔ مگر تجربہ سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ کہ لوگ زیادہ کھانے چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ سادہ کپڑے بھی پہن سکتے ہیں۔ مگر

سنیما چھوڑنے کے لئے تیار نہیں

ہیں۔ میری ہمشیر شملہ گئیں۔ تو انہوں نے سنایا۔ کہ بعض امراء کی عورتیں اس تحریک کو بہت پسند کرتی ہیں۔ مگر صرف یہ کہتی ہیں۔ کہ سنیما چھوڑنا مشکل ہے۔ تو عام طور پر لوگوں میں یہ تحریک گونج رہی ہے حتّٰی کہ مختلف کمیٹیوں اور مجلسوں میں یہ سوال اٹھانا شروع ہو گیا ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ جماعت نے ابھی اسے سمجھنے اور اس پر پورے طور پر عمل کرنے کی طرف توجہ نہیں کی در اصل کامل فرمانبرداری کامل علم سے پیدا ہوتی ہے اس لئے

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کو جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور اڈیڈ بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً بکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پریکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

خواجہ بُرادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (منیجر)

ان جلسوں میں واعظ اچھی طرح لوگوں کو اس کے فوائد سے آگاہ کریں۔ اور کھول کھول کر سمجھائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ہر سال کی تقریروں میں نئے نئے مضامین اور نئے نئے مسائل پیدا ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ پچھلی باتیں بیان نہ کی جائیں اور ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ ان باتوں کو چھوڑنا خودکشی کے مترادف ہے۔ ان کو بھی ضرور بیان کیا جائے اور ان کے علاوہ

نئے مضامین پیدا کئے جائیں

نئے مضامین سے نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یعنی نئے مضامین بھی اور پرانے بھی بیان کئے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں خصوصاً

قادیان کی جماعت

کہ یہ جگہ سلسلہ کا مرکز اور خدا تعالےٰ کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ اور اس لحاظ سے ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ اپنے فرائض کو پوری طرح محسوس کریں گی۔ قادیان والوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے اور خود علم حاصل کرنا اور دوسروں کو سکھانا چاہیئے۔ اور پھر اس تحریک پر عمل کرنے میں بھی ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ باہر والے ان سے سبق حاصل کریں۔ نیک نمونہ کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ آج ہی لاہور سے چلنے کے وقت ایک خاتون مجھ سے ملنے آئیں۔ وہ پنجاب کے ایک سابق لیڈر کی والدہ ہیں۔ وہ کہنے لگیں میرا بیٹا ایک دو بار قادیاں ہو آیا ہے۔ اور واپس آکر مجھ سے کہا۔ کہ

قادیان کا آسمان بھی اور ہے اور زمین بھی اور

وہاں کے آدمی بھی اور ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے کسی سے یہ ذکر بھی کیا۔ کہ میں تو چاہتا ہوں کہ قادیان میں مکان بنا لوں۔ یہ شخص پہلے ایک بڑے عہدہ پر ملازم تھے۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں اور مشہور لیڈر ہیں۔ تو

نیک نمونہ کا اثر

انسان پر ضرور ہوتا ہے۔ نیکی دیانتداری اور راستبازی کو دیکھ کر ہر شخص یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ یہ انسان ہی اَور ہیں۔ اور جس نے یہ جماعت بنائی ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت کی اہمیت کو سمجھو جو فسادات دنیا میں پیدا ہونے والے ہیں اور جو تباہیاں آنے والی ہیں پیشتر اس کے کہ وہ آئیں اپنے محل کو محفوظ اور دیواروں کو مکمل کر لو۔ تا جب شیطان اس محل پر حملہ کرنا چاہے تو اس سے پہلے ہی اس کے دروازے لگ چکے ہوں۔ اور دیواریں مکمل ہو چکی ہوں ؛

درس القرآن کے متعلق اعلان

پچھلے چند سالوں سے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اگست و ستمبر کے مہینوں میں قادیان میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا جاتا رہا ہے اس سال بھی ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء سے ۱۴ ستمبر ۳۹ء تک مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری قرآن مجید کا درس دیں گے۔ امید ہے کہ بیرونی احباب ان ایام میں فرصت نکال کر یا رخصت لے کر درس میں ضرور شریک ہونے کی کوشش کریں گے۔ امسال درس سورہ السجدہ سے آخر قرآن مجید تک ہوگا انشاء اللہ۔ انہی ایام میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی کلاس کا بھی اجراء کیا جا رہا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ہندوستان کے لیڈروں اور سرکردہ اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک

ہم نے اس مقصد کے پیش نظر کہ ہندوستان کے بڑے بڑے مسلم و غیر مسلم سیاسی لیڈروں اور سرکردہ اصحاب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات پہونچیں۔ اور انہیں اس طرح حضور کے ارشادات سے کما حقہ آگاہی حاصل ہو یہ تحریک کی تھی کہ احباب کرام ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ سالانہ کے حساب سے قیمت ارسال فرما کر اس میں حصہ لیں۔ الحمد للہ کہ اس میں بعض احباب نے نہائت جوش اور اخلاص سے حصہ لیا ہے۔ چنانچہ اس وقت ہندوستان کے بہت سے جلیل القدر اصحاب کے نام جن میں کانگرس کے رہنما مسلم لیگ کے لیڈر اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری رجال عظام شامل ہیں۔ الفضل کا خطبہ نمبر جا رہا ہے۔ احباب کرام یقیناً اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ ہوں گے۔ لہذا ابھی وقت ہے کہ وہ اس میں حصہ لے کر شریک ثواب ہوں۔ ابھی اس تحریک کے ماتحت جاری کئے جانے والے پرچوں کی مقررہ تعداد پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے احباب جلد توجہ فرمائیں۔ اور ڈیڑھ روپیہ سالانہ کے حساب سے قیمت ارسال فرما دیں ؛

خاکسار منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسپکٹر بیت المال کا دورہ

سردار نذر حسین صاحب انسپکٹر بیت المال کو انجمن ہائے احمدیہ ضلع امرتسر میں دورے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس کے بعد ریاست پٹیالہ کی مندرجہ ذیل انجمنوں کا دورہ کریں گے۔

غوث گڑھ۔ باچھی وال۔ سرہند۔ مغل پورہ۔ ہربنس پورہ۔ بیرادر۔ عہدہ داران جماعت مقامی ان کے ساتھ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال

سرٹیفکیٹ

بیوٹرین تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر ایک حسن افزا کریم ہے۔ جسے میں نے وقتاً فوقتاً اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے میں نے اسے بالکل بےضرر پایا ہے۔ یہ نہائیت ہی عمدہ اور بےضرر اجزاء کا مرکب ہے جس سے ملائم جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ؛ اس کی خوشبو جاذب توجہ ہے اور اس میں تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ایک عمدہ ترین کریم میں ہونی چاہئیں ؛

مجھے اس امر میں کوئی تامل نہیں کہ میں اس کریم کو ان تمام ضرورتمند اصحاب کیلئے تجویز کروں جو اپنے چہرہ کے حسن کو بڑھانے یا پھنسیوں۔ چھائیوں کیلوں اور بدنما داغوں کو چہرہ سے دور کرنے کیلئے کسی ایسی کریم کی تلاش میں ہوں ؛

انگریزی ترجمہ — ڈاکٹر الہ بخش بی ایس سی ایم بی بی ایس (پنجاب) ڈی پی ایچ (لندن) اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر پنجاب

سول ایجنسی برائے قادیاں میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

اہم ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی اور کانگرس کے متعلق ڈاکٹر کھارے کا بیان

ناگپور سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ صوبہ سی، پی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے نے حال ہی بمقام پونہ ایک تقریر کی۔ جو اخبارات میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ میں کانگرسی ہوں۔ لیکن پروٹسٹنٹ کانگرسی۔ اگر گاندھی جی کو پاپائے اعظم کہا جائے تو مجھے مارٹن لوتھر (غیر مقلد عیسائیوں کا پہلا لیڈر) کہنا موزوں ہوگا۔ کانگرس نے وزارتیں قبول کر کے جنگی ذہنیت کا گلہ گھونٹ دیا ہے۔

اور اس وقت وہ سیاسی فریب کا ڈرامہ کھیل رہی ہے۔ گاندھی جی کی تحریک سول نافرمانی جب بہت بری طرح ناکام ہو چکی۔ تو کانگرس نے اپنی چال بدل لی۔ اور عہدے قبول کر لئے۔ اس سلسلہ میں حکومت برطانیہ نے کانگرس سے بہت سے خفیہ وعدے بھی کئے۔ مدراس کے کانگرسی وزیر اعظم نے کانگرسی احکام کی خلاف ورزی کر کے دو دفعہ گورنر سے ملاقات کی۔ خود گاندھی جی حکومت ہند کے سابق ہوم سیکرٹری سے دو بار ملے۔ اور یہ سب ملاقاتیں انگریزوں کے ساتھ ساز باز کا ثبوت ہیں۔ کانگرس نے سی، پی میں مجھے۔ اور بمبئی میں مسٹر نریمان کو کچلا۔ اس کے بعد مکاری کا تیسرا سین راجکوٹ میں شروع کیا گیا۔ اور جو ستھا تریپوری میں۔ جہاں مسٹر بوس کو تختہ مشق بنایا گیا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا۔ کہ اس نے انگریزوں سے جو وعدے کر رکھے ہیں۔ وہ پورے کئے جا سکیں۔ لیکن کانگرس اور اس کے ہائی کمانڈ کو یاد رکھنا چاہئے کہ میں نریمان نہیں جو ٹل جاؤں گا۔ بلکہ ہمیشہ کابوس کی طرح ان کی چھاتی پر سوار رہونگا اور انگریزوں کے ان تنخواہ دار ایجنٹوں کو کبھی چین سے نہیں بیٹھنے دوں گا۔ گاندھی جی کو راجکوٹ میں ذلت آمیز شکست ہوئی ہے۔ ان کی پالیسی ہمیشہ دو رخی ہوتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جو بیان دیا۔ وہ ایک ٹھگ کی زبان سے اس کی اپنی سیہ کاریوں اور بد اعمالیوں کے اعتراف کی حیثیت سے تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ گاندھی جی آجکل وائسرائے کو دیوی مان کر اس کی پرستش ضروری سمجھتے ہیں۔ آجکل کانگرسی کارکنوں کے اصول یہ ہیں کہ نیرا (ایک قسم کی شراب) پیو۔ لنگوٹی پہنو۔ اور وائسرائے کے پاؤں پر گرے رہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی وزیرستان پر بم باری کا فیصلہ

پشاور سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ جنوبی وزیرستان کے اس علاقہ میں جو بدر کے نام سے مشہور ہے اور جو مسعود قبائل کا وطن ہے۔ حکومت انگریزی کی طرف سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سرخ اشتہارات پھینکے گئے ہیں۔ جن میں انہیں متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر خالی کر دیں۔ کیوں اس پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بم باری کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چونکہ اس علاقہ کے مسعودوں نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو جو جکی کی رہنمائی میں غارت گری کر رہا ہے۔ اپنے ہاں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ بلکہ اس کے لئے سامان رسد بھی مہیا کیا۔ اور اسطرح انگریزی علاقہ میں حملے کرنے میں بالواسطہ امداد دی۔ اس لئے یہ سزا تجویز کی گئی ہے۔ یہ ڈاکو اس وقت تک اس علاقہ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ جب تک کہ انہیں نکل جانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ان اشتہارات میں یہ بھی انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر ان جہازوں پر گولیاں چلانے کی کوشش کی گئی۔ تو بم باری زیادہ شدید کی جائیگی۔ نیز یہ کہ جو بم پھٹے نہ ہوں ان کو ہاتھ لگانے کی کوشش نہ کی جائے۔ کیونکہ وہ نہایت خطرناک ہیں۔ اور ہاتھ سے چھو جانے کے ساتھ ہی پھٹ کر شدید ہلاکت کا موجب ہونگے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکوؤں کا یہ گروہ پچاس افراد پر مشتمل ہے۔ اور برطانوی علاقہ میں چھاپے مارتا رہتا ہے۔ چند روز ہوئے ایک پل کو آگ لگا دی۔ ایک لاری کو لوٹ لیا۔ اور سکاؤٹ کیمپ پر دو سو گز کے فاصلہ سے فائر کئے۔

سندھ کی اوم منڈلی کے ڈرامہ کا آخری سین

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کراچی کی اوم منڈلی کی تحریک ایک طویل عرصہ سے صوبہ سندھ کے ہندو تمدن کے علاوہ اس کی سیاست پر بھی گہرے طور پر اثر انداز رہی ہے۔ حتے کہ اس سوال پر کئی بار وزارت کے ٹوٹ جانے کا احتمال پیدا ہوا۔ آخر اسے خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود تحریک جاری رہی۔ کراچی سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ حکومت کے فیصلہ کے مطابق آج پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے اس کی عمارت اوم نواس کو خالی کرا لیا۔ اور مقفل کر کے مہریں لگا دیں۔

شب گذشتہ اس کے بانی دادا لیکھراج اپنا الوداعی اپدیش دینے کے لئے آئے۔ تو منڈلی کی ممبر لڑکیوں نے رو رو کر ان سے التجائیں کیں۔ کہ انہیں علیحدہ نہ کریں۔ بلکہ گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کی انہیں اجازت دیں۔ مگر انہوں نے اس بات کو منظور نہ کیا۔ اور ان سب کو یہی ہدایت کی۔ کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جائیں۔ اور یہاں قیام کے دوران میں انہوں نے جو معرفت حاصل کی ہے۔ اس سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو آگاہ کریں۔ دادا لیکھراج خود اس منڈلی کی پریذیڈنٹ مس اوم رادھے کے ساتھ جو ان کی لڑکی ہے۔ اپنے مکان پر رہیں گے۔ اور دوسری لڑکیاں اپنے والدین کے پاس واپس چلی جائیں گی گویا اسطرح فی الحال اس نہایت ہی پیچیدہ سوال اور مشکل الجھن کا حل ہو گیا ہے۔ جو سندھ کے ہندوؤں کی اہلی زندگی کیلئے ہولناک تباہی کا پیغام ثابت ہو رہی تھی۔

اچھوتوں کی عظیم الشان کانفرنس کی تیاریاں

لاہور سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ پنجاب پراونشل ڈیپرسیڈ کلاسز کی مجلس نے ماہ جولائی کے آخری دنوں میں ایک عظیم الشان پولٹیکل کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے۔ جس میں دس ہزار ڈیلیگیٹ اور ایک لاکھ حاضرین کی شرکت کی توقع ہے۔ اس کی صدارت ڈاکٹر امبیدکر کریں گے۔ جنکا ہاتھی پر جلوس نکالا جائے گا۔ اور جنہیں ریلوے سٹیشن پر دس ہزار مذہبی سکھ ننگی تلواروں سے سلامی دیں گے ان کے علاوہ ایک ہزار سرکردہ اچھوت لیڈر بھی شرکت کریں گے بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ گاندھی جی نے پونا پیکٹ کی شرائط کو پورا نہیں کیا اچھوت لیڈر اور عوام ہندوؤں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور اپنے لئے جداگانہ نیابت کے حصول کی کوشش کریں۔ اور جب تک حکومت سے اپنا یہ مطالبہ منوا نہ لیں۔ اس وقت تک اس تحریک کو پوری سرگرمی سے جاری رکھیں گے۔ مجلس استقبالیہ بھی مرتب ہو چکی ہے جسکی صدارت چودھری سکھ لال سابق میونسپل کمشنر کرنال کے سپرد کی گئی ہے۔

امرت دھارا کی مدد سے قابو کرو!

"بولو! امرت دھارا کی جے" اور اپنے دشمن یعنی روزمرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بےضرر اور بے خطا ہے جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنیکے لئے یہ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

امرت دھارا فارمیسی لاہور
ہر جگہ سے مل سکتی ہے

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ڈینزگ کے متعلق پولینڈ اور جرمنی کے ارادے

وارسا سے ۷ رجولائی کی خبر ہے۔ کہ حکومت پولینڈ نے ڈینزگ کے بارہ میں اپنے نظریہ کا اعلان سرکاری اخبار میں کر دیا ہے۔ اور اہل پولینڈ کو متنبہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کا ارادہ ڈینزگ پر اندرونی انتشار کے ذریعہ قبضہ کرنے کا ہے۔ ڈینزگ کے علاوہ پولینڈ کی دوسری بندرگاہوں کے متعلق بھی اس کے ارادے اچھے نہیں ہیں لیکن حکومت پولینڈ فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ اس کی موجودہ آزادانہ حیثیت کو بہر حال قائم و برقرار رکھا جائے گا۔ اور کسی صورت میں جزو رئیش نہیں بننے دیا جائے گا۔ پولینڈ کے حدود جنگی میں ڈینزگ شامل رہے گا۔ اور پولینڈ کو وہاں جو حقوق حاصل ہیں۔ انہیں کسی غیر ملکی حکومت کے رحم پر نہیں چھوڑا جائے گا۔ نیز وہاں کے باشندوں کے تمدنی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کی سرحدوں پر ڈینزگ کے نواح میں زبردست جنگی طیاریاں کی جا رہی ہیں۔ جن کے متعلق حکومت پولینڈ کا بیان ہے کہ یہ کلیتہً دفاعی حیثیت رکھتی ہیں۔ شہر برنیلو سے پچاس میل کے دائرہ میں غیر ملکی فوجی افسروں کا داخلہ ممنوع ہے۔ تا وہ اس علاقہ کی جنگی تیاریوں کا مشاہدہ نہ کر سکیں۔

دوسری طرف برلن سے ۸ رجولائی کی اطلاع ہے کہ ماہ ستمبر میں نورمبرگ کے مقام پر نازی کانگرس کا سالانہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اور جرمن گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۰ء کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہونے والے چار لاکھ جرمن نوجوان ستمبر سے پہلے پہلے اپنی خدمات محکمہ جنگ کے پیش کر دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے اس اجلاس میں تمام جرمن افواج جمع کی جائیں گی۔ اور قیاس کیا جا رہا ہے کہ اجلاس میں ہی باقاعدہ جنگ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ گو نوجوانوں کی بھرتی کے متعلق سرکاری افسروں کا یہی بیان ہے۔ کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں۔ وارسا سے ۸ رجولائی کی خبر ہے کہ حالات روز بروز نازک تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور خطرات بڑھ رہے ہیں۔ جرمن افواج نے ڈینزگ سے تمام پول باشندوں کو نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور شہر کے چاروں طرف کھلے بندوں مورچے تعمیر کر رہی ہیں۔ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ بھی توپیں نصب کی جا چکی ہیں۔ اور بندرگاہ کے پاس جرمن جنگی جہازوں کا ایک زبردست بیڑہ بالکل تیار کھڑا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ۔ فرانس اور پولینڈ کے مشورہ سے ڈینزگ کے بارہ میں ایک بیان تیار کیا گیا ہے۔ جو آئندہ ہفتہ مسٹر چیمبرلین برطانوی پارلیمنٹ میں دیں گے۔ جس میں اس کے متعلق برطانوی پالیسی کی پوری پوری وضاحت کر دی جائے گی۔

گذشتہ اپریل کے بعد ہٹلر نے کوئی تقریر نہیں کی۔ حالانکہ دوسرے ممالک کے مدبرین نے اس اثنا میں کئی تقریریں کی ہیں۔ اب برلن سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہ "جرمن آرٹ ڈے" کی افتتاحی تقریب پر ۱۶ رجولائی کو بمقام میونخ ایک تقریر کرے گا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر بین الاقوامی حالات کے متعلق بھی اظہار رائے کریگا

جاپان کی طرف سے برطانیہ کو انتباہ

ٹوکیو سے ۷ رجولائی کی خبر ہے۔ کہ آج جاپان کے وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ اور جاپان میں جو اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ وہ اسی صورت میں دور ہو سکتے ہیں۔ کہ برطانیہ جنرل چیانگ کائی شیک کی امداد سے دستبردار ہو جائے۔ جاپان چین میں ایک نئی طرز کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور برطانیہ اس سے تعاون کرے۔ اگر یہ نہ ہوا۔ تو ٹین سین کے بارہ میں جو گفت و شنید ہونے والی ہے اسے رد کر دیا جائے گا۔ آج ہی وزیر جنگ نے بھی ایک تقریر کی۔ جس میں برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ چین کی امداد سے باز آ جائے۔ اور جاپان کی مخالفت ترک کر دے۔ جاپانی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کہ برطانیہ کو چین کی اعانت سے دستبردار ہو جانا چاہیئے۔ یہ قرارداد برطانوی سفیر مقیم ٹوکیو کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ آج بہت سے جاپانیوں نے برطانوی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرے کئے اور نعرے لگائے کہ انگریز ایشیاء کو چھوڑ کر چلے جائیں۔

دوسری طرف شنگھائی سے آمدہ ۷ رجولائی کی اطلاع ہے۔ کہ جنرل چیانگ کائی شیک نے جمعیتہ اقوام سے اپیل کی ہے۔ کہ چین کی امداد کرے۔ اور اسے جاپان کے پنجۂ استعمار سے بچائے۔ اس اپیل میں جنرل موصوف نے لکھا ہے۔ کہ جاپان نے جمعیتہ اقوام کے اقرار نامہ سے انحراف کیا ہے۔ اس لئے وہ تمام ممالک جنہوں نے اس اقرار نامہ پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ چین کی مدد کریں۔ اور جاپان کو اس خلاف ورزی معاہدہ کی سزا دیں۔ جنرل موصوف نے جاپان کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ جارحانہ اقدامات سے باز آ جائے۔ اور یہ امید نہ رکھے۔ کہ چینی اس کی غلامی کو قبول کر لیں گے۔ اس نے لکھا ہے کہ چین کا بچہ بچہ آزادئ وطن پر کٹ مرے گا۔ لیکن اپنے ملک کے لئے جاپان کی غلامی کبھی گوارا نہ کرے گا۔ اس کے علاوہ اس نے اہل چین سے بھی اپیل کی ہے کہ آزادئ وطن کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔

جنگ میں چینی افواج کی پوزیشن

جنگ چین و جاپان کے سلسلہ میں جاپان کی پوزیشن کی وضاحت بعض گذشتہ پرچوں میں کی گئی ہے۔ اس میں چین کی موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ اس کے متعلق بعض حقائق آج پلش خدمت کئے جاتے ہیں۔ چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ گو گذشتہ دو سال میں اس کے پندرہ لاکھ سپاہی میدان جنگ میں کام آ چکے ہیں۔ پھر بھی اس وقت بیس لاکھ سپاہی جنرل کائی شیک کی فوج میں موجود ہیں۔ اور اس وقت بھی یہ حالت ہے۔ کہ ہر مہینے مختلف صوبوں سے ۹۸ ہزار سپاہی بھرتی ہو رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ چار کروڑ سپاہی میدان میں لا سکتا ہے۔ گویا اس لحاظ سے تو وہ جاپان کا مقابلہ نہایت اچھی طرح کر سکتا ہے لیکن اس کے رستہ میں بہت بڑی دقت یہ ہے کہ اس کے پاس جنگی مشیر بہت کم ہیں۔ اور سامان حرب بھی میسر نہیں آتا۔ آغاز جنگ میں اس نے ۵۲ جرمن مشیر ملازم رکھے تھے۔ مگر ۳۸ء میں ہٹلر نے انہیں واپس بلا لیا۔ اب صرف پانچ روسی افسر اور بعض امریکن ہیں۔ لیکن سب سے بڑی دشواری اس کی راہ میں سامان حرب کی ہے۔ چین میں ابتداءً گیارہ کارخانے سامان حرب کے تھے جن میں سے سات پر تو جاپانیوں نے قبضہ کر لیا۔ اور تین کو تباہ کر دیا۔ اور اس طرح گویا اب ایک ہی کارخانہ دریائے ینگسی کے کنارہ پر واقع اس کے قبضہ میں رہ گیا ہے جو روزانہ سو۔ ڈیڑھ سو ٹن سامان حرب تیار کرتا ہے۔ لیکن جاپانی کارخانے روزانہ دس ہزار ٹن تیار کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ دونوں میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ روس کی طرف سے ماہوار ۵۰۰ ٹن سامان حرب چین کو مہیا کیا جاتا ہے۔ لیکن چینی ضروریات کے مقابلہ میں یہ بھی کوئی قابل ذکر امداد نہیں کہی جا سکتی بااوقات تو سامان حرب کی اس قدر تنگی محسوس ہوتی ہے کہ دو دو سپاہیوں کے پاس ایک بندوق ہوتی ہے۔ جو ایک کے مر جانے کے بعد دوسرے کو مل جاتی ہے۔ چینیوں کا یہی ایک کمزور پہلو ہے۔ جو جاپان کی فتوحات کا موجب ہو رہا ہے۔ ورنہ فوجی تعداد کے لحاظ سے اس کا چین پر قابض ہو جانا بالکل ناممکنات سے ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک کے دست راست جنرل چن چنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۱ء میں جاپان پر چین پوری طرح غالب آ جائیگا۔ کیونکہ چین کے پاس اس وقت تک بھی تازہ دم فوج موجود رہے گی۔ لیکن جاپان جو اس وقت ہی بالکل اپنی طاقت کھو چکا ہے۔ اس وقت تک بالکل تھک کر چور ہو چکا ہوگا۔ یہ جرنیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ ستیہ گرہ اور حیدر آباد

از قلم الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر

کبیر صاحب بھگت کہلاتے اور ایک رنگ میں اپنے ہندی بھجنوں کے باعث ہند کے سعدی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں رے چلتی کو گاڑی کہیں کھڑے ساگ کو سویا بنے دودھ کو پولیس کھویا دیکھ کبیرا رویا یہ مضمون لفظاً و معناً آریہ سماج پر صادق آتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ میت کو لینے اور است کو تیاگنے (چھوڑنے) کی تعلیم پر عامل ہیں۔ مگر ان کے اکثر افعال اس ادعا کی تکذیب کرتے ہیں ایمان کی آرین زبان "آ" سے واستی و توحید کا سبق سکھاتی ہے۔ مگر بھارت کے آریہ کی ظالمی توحید کی مخالف اور "آ" کو نا واستی اور نفی کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اور آریہ سماجیوں کی اکثر کارروائیوں میں واستی کا الف الٹے معنی دیتا ہے۔ ان دنوں اس وطن پرستی کی مدعی جماعت نے ہندوستان کی واحد اسلامی حکومت پر جو معاہدات کی رو سے برطانوی تاج کی حلیف ہے حملہ کر رکھا ہے۔ اور اس "استیہ گرہ" کا نام وہ "دھارمک یدھ" مذہبی جہاد رکھتے ہیں اور اس کے لئے تن من دھن قربان کرنے کا تہیہ کر رہے ہیں اور اس میں پنجاب کے آریہ پیش پیش ہیں۔

اگر آریہ وطن پرستی۔ انسانیت اور ایمانداری سے کام لے کر پہلے پنجاب کی ریاستوں کے خلاف دھارمک یدھ کرتے۔ چمبہ جیسی بے حیثیت ریاستوں سے انار یہ تعصب تبدیل مذہب پر پابندیوں کو ہٹاتے۔ ہندوؤں کے مسلمان ہونے پر نومسلم کی جائداد ضبط کئے جانے اور گائے کے ذبیحہ پر سات سال قید کے غیر منصفانہ کشمیری قوانین کو بدلوانے میں پہلے گھر میں کام کر لیتے پھر دور دراز علاقہ کا رخ کرتے تو وہ اس خطرناک غلطی کے مرتکب نہ ہوتے جو وہ کر چکے ہیں۔ اور ہندوستان میں دوسرا فلسطین بناتے اور عالم اسلامی میں جوش پیدا کر کے وار دھا اور دہلی کو مصائب میں مبتلا کرنے کی بھارت دشمنی کی آگ نہ جلاتے اور پانی پت کی نئی جنگ کی طرح ڈالنے کے مجرم نہ بنتے۔

کاش: آریہ سماج اب بھی سمجھے اور استیہ گرہ چھوڑ کر ستیہ گرہ اختیار کرے

قریباً چھ ہزار غلطی خوردہ آریہ اس وقت سلطنت آصفیہ کا وہ نمک کھا رہے ہیں جس نے اس حکومت کے الطاف کریمانہ کے باعث مہاراجہ کرشن پرشاد جیسے شریف ہندوؤں کو وفادار شہری بنا رکھا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حیدر آباد کی کونسل کے ہندو ممبر آنریبل راجہ شیام راج نے ایک موقعہ پر جب کہ انگریز و مسلمان ممبران ان آریہ حملہ آوروں سے "کیا سلوک ہو" کے مسئلہ پر بحث کر رہے تھے۔ فرمایا "ان سے حملہ آور غنیم کا سا سلوک کیا جائے"۔ اور مجھے تو یقین ہے۔ کہ وتا نگ راؤ بیرسٹر خلف کو ان کے باپ پنڈت کیشو راؤ کی روح دوسری دنیا سے کہہ رہی ہے۔ "بیٹا! میں نے اسلامی سلطنت آصفیہ کا نمک کھا کر سرکار نظام سے معقول پنشن لے کر غدار تلنگوا رغیر مسلم عہدہ دار اور غلط فہمیوں کا شکار بے جا بے تعصبی کا دعویدار معتمد سرکار اپنے قالم میں کر کے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی تلنگو میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ کرایا۔ ہندو مہا سبھا اور آریہ سماج اور کانگرس کی تثلیث اپنی صدارت میں قائم رکھی اور حکومت نظام کی رواداری سے ایسا ناجائز فائدہ اٹھایا کہ جس سے اب مجھے عذاب ہے۔ تم میرے عذاب کو زیادہ مت کرو۔

غرض جس طرح آریہ سماج کی شدھی دراصل اس کا الٹ اشدھی ہے یعنی ایک مسلمان مرتد ہو کر پاکیزہ تو نہیں ہوتا بلکہ ناپاک بنتا ہے اسی طرح حیدر آباد کا ستیہ گرہ حقیقتاً استیہ گرہ ہے۔ خدا کی مخلوق کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کی خطرناک سیاسی کارروائی ہے۔ اور کبیر صاحب کے بھجن کا شعر اس پر صحیح معنوں میں صادق آتا ہے۔

جماعت ہائے تحصیل ہوشیارپور و دسوہہ کے لئے ضروری اطلاع

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتوں میں حصول وعدہ ہائے اور وصولی چندہ خلافت جوبلی فنڈ کا کام زیر صدارت چوہدری حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام۔ چوہدری عبدالحی صاحب کاٹھ گڑھ و چوہدری بشارت علی خانصاحب ساکن بڑوعہ ممبران وفد نے شروع کر رکھا ہے۔ اور ان کی طرف سے تیسری رپورٹ مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدوں پر مشتمل موصول ہوئی ہے۔ اور کچھ وصولی بھی کی ہے۔ اس تیسری قسط میں سابقہ وعدوں پر ۱۰۴۳/۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

وعدوں کی جماعت وار فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ تحصیل ہوشیارپور اور دسوہہ کی جماعتوں سے توقع ہے۔ کہ وہ بھی وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے اس چندہ میں حصہ لیں گی۔

کرتارپور ۴۶/۰	جالندھر شہر ۴۰۶/۰	کپور تھلہ ۴۰۰/۰	لوہیاں ۳/۸/۰
گنگا دعہ تتمہ ۲۲/۰	نکودر ۶۰/۰	نور محل ۵۶/۸	پھلور ۶۲/۰

نوٹ:۔ ممبران دیگر وفود سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ بھی ایسی ہمت سے کام لیکر جماعتوں میں دورہ کر کے رپورٹیں ارسال فرمائیں

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچیس لاکھ آدمیوں کو تبلیغ

ہز ہائی نس نواب صاحب جاورہ دام اقبالہ کے برادر خورد خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خانصاحب وزیر اعظم ریاست جاورہ ارقام فرماتے ہیں کہ آپ کی کتاب محض افسانہ سمجھکر شروع سے آخر تک مطالعہ کی واقعی بڑی دلچسپ کتاب ہے اور تبلیغ کے اس طریقہ کو میں بیحد پسند کرتا ہوں اس سے پہلے میں نے احمدی لٹریچر بالکل مطالعہ نہیں کیا تھا مگر آپ کی اس کتاب نے طبیعت میں شوق پیدا کر دیا اس لئے دل چاہتا ہے کہ مزید احمدی لٹریچر کا مطالعہ کروں ۔۔۔۔

خواجہ حسن نظامی کی سرپرستی میں شائع ہونیوالے رسالہ نظام المشائخ کے ایڈیٹر اور مشہور ادیب جناب مولانا زاہدی صاحب میونسپل کمشنر دہلی تحریر فرماتے ہیں:۔ "بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے تو جو لوگ اب خود لٹھ طریقہ سے بات نہیں سنتے ان کے سنانے کے لئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقے اختیار کرنیکی ضرورت ہے۔

مشہور افسانہ نگار مصور جذبات مولانا سید ظہور احمد دہستی ایڈیٹر تجلی دہلی ارقام فرماتے ہیں کہ میں شکر گذار ہوں کہ یہ کتاب مطالعہ کیلئے دیکر میری فرصت کے لمحوں کو دلچسپ بنا دیا اس کتاب کی دلچسپی ہفت رنگ کے سرورق سے ہی شروع ہو جاتی ہے زبان میں سلاست اور گھلاوٹ ہے انداز بیان دلربا ہے پلاٹ بالکل اچھوتا ہے قادیانی عقائد کی تبلیغ اسکا مقصد ہے اور مصنف کو اپنے مقصد میں پوری کامیابی ہوئی ہے بادہ و ساغر کے نام سے مشاہدہ حق کی گفتگو ہمیشہ دلنشین ثابت ہوتی ہے اور یہی پیرایہ اس کتاب کے مصنف نے اختیار کیا ہے اگر یہی باتیں اس دلچسپ پیرایہ میں بیان کیجاتیں تو یقیناً صدا بصحرا ثابت ہوتیں ۔۔۔۔۔۔۔

منشی دیانرائن صاحب نگم ایڈیٹر رسالہ زمانہ فرماتے ہیں کہ واقعی آپکی کتاب بڑی دلچسپ ہے رسالہ زمانہ اور اخبار آزاد میں ریویو کو دلنگا۔ مارچ کے رسالہ زمانہ میں بڑا عمدہ ریویو کیا ہے اسکی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ غیر احمدی تو الگ رہے ہندو تک بھی اسکو دلچسپی سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں مگر آپ نے احمدی ہو کے باوجود ابھی تک اس کو مطالعہ نہیں کیا بقول شخصے چراغ تلے اندھیرا۔ لہٰذا یہ ایسی کامیاب سکیم ہے کہ اگر آپ ذرا سی ہمت کریں تو سالانہ جلسہ تک پچیس لاکھ آدمیوں کو بڑی آسانی سے تبلیغ ہو سکتی ہے کیونکہ مصروف سے مصروف اور مخالف سے مخالف کو بھی آپ یہ کتاب مطالعہ کیلئے دیں تو وہ ختم کرنیکے بعد ہی کتاب ہاتھ سے رکھتا ہے جیسا کہ سینکڑوں میں سے چند معززین کے خطوط کے اقتباسات سے آپنے اندازہ فرما لیا ہوگا اس لئے اس حیرت انگیز مقبولیت کو دیکھ کر تین روپیہ کے بجائے ہم نے بھی ایک روپیہ قیمت کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب احمدی بھی پچیس لاکھ آدمی کو تبلیغ کرنے کے پروگرام میں حصہ لے سکے کتاب وزنی ہے محصول ڈاک آٹھ آنے لگتا ہے اس لئے دس آدمی ملکر منگوائیں تو دس کتابوں پر ریل میں آٹھ آنے محصول لگیگا۔ غفلت اور کاہلی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آج ہی منگوائیے۔ منگوانیکا پتہ

منیجر بارک پبراڈ ایزنہ پارک .... دہلی دروازہ دہلی:۔